تاریخ الامم والملوک

تاریخ طبری

جلد دوم

حضور نبی کریم ﷺ سے لے کر خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ تک

تصنیف:

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ



نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد دوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

سیرت النبی ﷺ حصہ اول

ترجمہ: سید محمد ابراہیم (ایم اے) ندوی ◉ ترتیب وتبویب: شبیر حسین قریشی (ایم۔ اے)

تاریخ اسلام کے قدیم ترین اور مستند مؤرخ علامہ محمد بن جرید الطبری کی تاریخ الامم والملوک جس میں آنحضرت ﷺ کی سیرت مبارکہ کی تمام تفصیلات معتبر اور اصل راویوں تک مکمل سلسلۂ اسناد کے ذریعہ بیان کی گئی ہیں یہی وہ نایاب تاریخ ہے جو زمانہ قدیم سے لے کر عصر حاضر تک سیرت مبارکہ کی معتبر اور مستند ماخذ رہی ہے تاریخ اسلام کے تمام مؤرخین نے اسی سے خوشہ چینی کی ہے۔

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک

کے
اردو ترجمہ کے جملہ حقوق قانونی اشاعت وطباعت دائمی
تصحیح وترتیب وتبویب

چوھدری طارق اقبال گاھندری

مالک نفیس اکیڈمی۔ اُردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: ______ تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک
مصنف: ______ علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
ناشر: ______ نفیس اکیڈمی اُردو بازار کراچی
طبع: ______ جدید کمپیوٹر ایڈیشن اپریل ۲۰۰۴ء
ایڈیشن: ______ آفسٹ

نفیس اکیڈمی
اُردو بازار کراچی

نے ہمارے معبودوں کا بڑے اچھے الفاظ میں ذکر کیا ہے اور اپنے قرآن میں یہ بات کہی ہے کہ ''یہ دراز گردن مورتیں ہیں ان کی شفاعت مقبول ہوگئی'' اس سجدے کی خبر ان مسلمانوں کو بھی ہوئی جو حبشہ میں ہجرت کر کے جا رہے تھے اور ان سے بھی یہ کہا گیا کہ قریش اسلام لے آئے ہیں۔ اس خبر کو سن کر ان میں سے بعض وطن آنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور کچھ وہیں رہ گئے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا آپ نے یہ کیا کیا۔ آپ نے وہ الفاظ بطور وحی لوگوں کے سامنے پڑھے جو میں اللہ کی طرف سے آپ کے پاس نہیں لایا تھا اور آپ نے وہ کہہ دیا جو آپ سے نہیں کہا گیا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ بہت سخت رنجیدہ اور ملول ہوئے اور آپ کو اللہ کا بڑا خوف ہوا کہ کیا ہو گیا مگر اللہ تعالیٰ چونکہ آپ پر نہایت مہربان تھا اس نے آپ کی تسلی و تشفی کے لیے وحی کے ذریعے آپ کو بتایا کہ آپ سے پہلے بھی جس نبی یا رسول نے خود کوئی خواہش کی ہمیشہ شیطان اس میں اسی طرح شریک ہوا ہے' جس طرح کہ آپ کے ساتھ معاملہ گزرا کہ اس نے اپنی بات آپ کی زبان سے کہلا دی مگر اللہ نے ہمیشہ شیطان کی بات منسوخ کر کے اپنی بات جمائی ہے۔ چونکہ تم بھی دوسرے انبیاء کی طرح ہو اس لیے اس کی فکر مت کرو۔ پھر اللہ عزوجل نے یہ آیات نازل کیں:

﴿ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّ لَا نَبِیٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓی اَلْقَی الشَّیْطَانُ فِیْٓ اُمْنِیَّتِہٖ فَیَنْسَخُ اللّٰہُ مَا یُلْقِی الشَّیْطَانُ ثُمَّ یُحْکِمُ اللّٰہُ آیَاتِہٖ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ﴾

''اور ہم نے تم سے پہلے کسی رسول یا نبی کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ جب اس نے خود کوئی آرزو کی شیطان اس میں شریک ہو گیا' مگر شیطان کی القا کردہ بات کو مٹا دیتا ہے اور پھر اپنی ہدایات کو مضبوط کرتا ہے اور اللہ جاننے والا اور بڑا دوراندیش ہے''۔

بتوں کے خلاف آیت کا نزول:

اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے خوف کو دفع کیا اور ان کو اطمینان دیا اور جو بات شیطان نے آپ کی زبان سے مشرکین کے معبودوں کے ذکر و تعریف میں کہلا دی کہ وہ دراز قامت سارسین اور ان کی شفاعت مقبول ہوگی محو کر کے لات و عزیٰ کا ذکر کر کے اپنی یہ آیات نازل فرمائیں الکم الذکر وله الانثیٰ تلك اذا قسمة ضیزیٰ ان هی الا اسماء سمیتموها انتم و آباؤ کم اپنے قول لمن یشاء و یرضی تک۔ ضیزیٰ کے معنی خمدار کے ہیں آخری آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اب چونکہ تمہارے معبودوں کی سفارش اللہ کے یہاں کام دے سکتی ہے اسی طرح جب اللہ نے اس بات کو منسوخ کر دیا جو شیطان نے آپ کی زبان سے کہلا دی تھی اور قریش کو اس کی خبر ہوئی وہ کہنے لگے کہ اللہ کے یہاں ہمارے معبودوں کی جس منزلت کا محمدؐ نے پہلے ذکر کیا تھا اس پر وہ اب نادم ہوا ہے اور اسی لیے اسے بدل کر اب اس نے کچھ اور کہا ہے۔

مہاجرین حبشہ کی مکہ میں آمد:

یہ دو جملے تھے جن کو شیطان نے آپ کی زبان سے ادا کرا دیا تھا۔ یہ ہر مشرک کی زبان پر تھے۔ مگر ان کے منسوخ ہونے کے بعد مسلمانوں اور پیروانِ رسولؐ پر اب تک جو سختیاں اور مظالم وہ کرتے آئے تھے ان میں کفار نے اور شدت کر دی۔ اس اثنا میں مسلمان مہاجرین حبشہ میں سے کچھ لوگ جن کو مشرکین کے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سجدہ کرنے کی وجہ سے اہل مکہ کے اسلام لے آنے کی خبر ملی تھی مکہ آئے مگر مکہ کے قریب پہنچ کر ان کو معلوم ہوا کہ اہل مکہ کے اسلام لے آنے کی خبر غلط تھی اس لیے کوئی بھی علانیہ طور پر مکہ میں داخل نہیں ہوا' البتہ کسی کی پناہ لے کر یا خفیہ طور پر وہ مکہ میں آ گئے۔ اب جو لوگ مکہ میں آئے اور مدینہ کی ہجرت تک یہاں

مقیم رہے اور پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واقعہ بدر میں شریک ہوئے ان میں بنوعبدشمس بن عبدمناف بن قصی کے خاندان میں سے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ تھے ان کے ساتھ ان کی بیوی رقیہ بنت رسول تھیں اور ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس تھے ان کے ہمراہ ان کی بیوی سہلہ بنت سہیل تھی ان کے ہمراہ اور لوگ بھی تھے جن میں ۳۳ مرد تھے۔

محمد بن کعب کی روایت:

محمد بن کعب القرظی اور محمد بن قیس دونوں سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن قریش کی ایک مجلس میں بیٹھے تھے اور وہاں بہت سے آدمی تھے۔ آپ نے یہ تمنا کی کہ اللہ اب کوئی بات ایسی آپ پر نازل نہ فرمائے جس سے وہ لوگ آپ سے متنفر ہو جائیں اس وقت اللہ نے یہ سورۃ نازل فرمائی والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم و ما غوی. رسول اللہ ﷺ نے اسے قریش کے سامنے پڑھا اور جب اس مقام پر آئے افرأیتم اللات و العزیٰ و مناۃ الثالثۃ الاخریٰ تو شیطان نے یہ دو جملے تلك الغرانیق العلیٰ و ان شفاعتھن لترجی آپ کے دل میں القاء کیے آپ نے ان کو بھی پڑھا پوری سورۃ ختم کر کے آخر میں آپ نے سجدہ کیا' آپ کے ساتھ تمام حاضرین سجدے میں گر پڑے۔ ولید بن المغیرہ چونکہ پیرانہ سالی کی وجہ سے سربسجود نہیں ہوسکتا تھا۔ اس نے مٹی اٹھا کر اس پر پیشانی رکھ کر سجدہ کر لیا اور قریش رسول اللہ ﷺ کے ان الفاظ سے بہت خوش ہو گئے اور کہنے لگے ہاں ہم اس بات سے واقف ہیں کہ اللہ ہی زندہ کرتا اور موت دیتا ہے' وہی پیدا کرتا ہے وہی رزق دیتا ہے مگر یہ ہمارے معبود اللہ کی جناب میں ہماری شفاعت کرتے ہیں جب تم نے بھی ان کو اپنے رب کے ساتھ شریک کر لیا تو اب ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

رات کو جبرئیل علیہ السلام آئے رسول اللہ ﷺ نے وہ سورۃ ان کو سنائی' جب آپ ان شیطانی کلموں پر پہنچے جبرئیل نے کہا میں نے یہ تو آپ کو نہیں پہنچائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے معنی یہ ہوئے کہ میں نے غلط بات اللہ سے منسوب کی۔ اللہ نے یہ آیات آپ پر نازل فرمائی و ان کادوا لیفتنونك عن الذی اوحینا الیك لتفتری علینا غیرہ. اللہ کے قول ثم لا تجدلك علینا نصیرا. تک رسول اللہ ﷺ اس سے بہت ہی ملول اور رنجیدہ تھے۔ پھر اللہ نے یہ نازل فرمایا: و ما ارسلنا من قبلك من رسولٍ و لا نبی اپنے قول و اللہ علیم حکیم. تک۔

اس سلسلے میں مہاجرین حبشہ کو جب معلوم ہوا کہ تمام اہل مکہ اسلام لے آئے ہیں وہ اپنے قبائل کو یہ کہہ کر کہ وہ ہمیں جلاوطنی سے زیادہ محبوب ہیں پلٹے مگر یہاں آ کر انھوں نے دیکھا کہ ان شیطانی کلمات کی اللہ کی جانب سے تنسیخ ہو جانے کی وجہ سے اہل مکہ پھر کافر ہو چکے ہیں۔

فسخ معاہدہ کی کوشش:

اس کے کچھ عرصے کے بعد قریش کے چند اشخاص اس معاہدے کو پارہ پارہ کرنے کے لیے جو قریش نے بنو ہاشم اور بنوعبدالمطلب سے ترک تعلقات کے متعلق آپس میں طے کیا تھا کھڑے ہوئے۔ ان میں سب سے زیادہ ہشام بن عمرو بن الحارث العامری نے جو عامر بن لوی کے خاندان سے تھا اور نصلہ بن ہاشم بن عبدمناف کا اخیافی بھائی تھا' قابل قدر خدمت انجام دی اور سعی کی یہ زہیر بن ابی امیہ بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم جو عاتکہ بنت عبدالمطلب کا بیٹا تھا۔ کے پاس گیا اور اس سے کہا زہیر تمہیں یہ بات گوارا ہے کہ تم مزے سے کھاؤ پہنو نکاح کرو اور تمہارے ننھیالی رشتہ داروں کی یہ گت ہو کہ ان سے کوئی شخص نہ تجارت کر سکتا ہے اور نہ مناکحت۔ میں بہ قسم کہتا ہوں کہ اگر ابوالحکم بن ہشام کے ننھیالی رشتہ دار ہوتے اور تم اس کو ان کے متعلق اس قسم کے